1511 - كچھ بيٹوں كووراثت دينے كي وصيت كرنے كا حكم

سوال

ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ آيا كسي شخص كےليے يہ جائز ہے كہ وہ اپنے كسي بيٹے كووراثت دينے سے منع كردے اس ليے كہ اس شخص اور اس كے داماد كےمابين كچھ مشكلات پيدا ہوچكي ہيں ، اور كيا يہ ممكن ہے كہ ان مشكلات كوسبب بناتے ہوئے وہ اپني كسي بيٹي كووراثت دينے سے منع كردے؟
اور اگر كسي شخص كےدس بيٹے ہوں تو كيا وہ كسي ايك كو دوسروں سے زيادہ دے سكتا ہے ، حالانكہ وہ خود ابھي بقيد حياۃ ہے مثلا وہ كوئي مكان يا زمين بيٹے كےنام كروا دے اور يہ كہے كہ ايسا كرنا حرام نہيں اس ليے كہ يہ مال اس كااپنا ہے اور اس ميں كسي كو بھي دخل اندازي كا حق نہيں ؟ !

پسنديدہ جواب

الحمد للہ :

يہ وصيت ناجائز ہے كيونكہ يہ اقتضاء شرعي اور عدل كےخلاف ہے جس كا حكم اللہ تعالي نےديا ہے اور خاص كراولاد كےمابين عدل كرنا ضروري ہے فرمان باري تعالي ہے:

ماں باپ اور عزيزواقارب كےتركہ ميں مردوں كاحصہ ہے اور عورتوں كا بھي جومال ماں باپ اور عزيز واقارب چھوڑ كرمريں خواہ وہ مال كم ہو يا زيادہ اس ميں حصہ مقرر كيا ہوا ہے النساء (7)

پھر اللہ تعالي كا يہ بھي فرمان ہے :

اللہ تعالي تمہيں تمہاري اولاد كےمتعلق حكم كرتا ہے كہ ايك لڑكے كا حصہ دولڑكيوں كےبرابر ہے اور اگر صرف لڑكياں ہي ہوں اور دو سے زيادہ ہوں تو انہيں مال متروكہ كا دوتہائي ملےگا ، اور اگر ايك ہي لڑكي ہوتو اس كے ليے آدھا ہے ، اور ميت كےماں باپ ميں سے ہر ايك كےليے اس كےچھوڑے ہوئے ميں سے مال كا چھٹا حصہ ہے اگر اس ميت كي اولاد ہو ، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث بنتےہوں تو اس كي ماں كےليےتيسرا حصہ ہے ، ہاں اگر ميت كےكئي ايك بھائي ہوں تو پھر اس كي ماں كا چھٹا حصہ ہے ، يہ حصے اس وصيت (كي تكميل) كےبعد ہيں جومرنےوالا كرگيا ہويا قرض كي ادائگي كے بعد ، تمہارے باپ ہوں يا تمہارے بيٹے تمہيں نہيں معلوم كہ ان ميں

سے كون تمہيں نفع پہنچانے ميں زيادہ قريب ہے ، يہ حصے اللہ تعالي كي طرف سےمقرر كردہ ہيں بلاشبہ اللہ تعالي پورے علم والا اور كامل حكمتوں والا ہے النساء (11)

پھر اللہ تعالي نے ان لوگوں كو جو وراثت كي تقسيم ميں اس كي مخالفت كرتے ہيں اور اس كےحكم سے كھيلتے ہيں انہيں دھمكاتےہوئے فرمايا:

اور جوكوئي بھي اللہ تعالي اور اس كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم كي نافرماني اور اس كي حدود سےتجاوز كرے اللہ تعالي اسے جہنم ميں پھينكےگا وہ اس ميں ہميشہ رہےگا اور اس كےليے ذلت ورسوائي والا عذاب ہے النساء (14)

لھذا جس نے بھي اپني اولاد ميں سے كسي ايك كووراثت سےروكا يا انہيں ان كےحق سے كم ادا كيا يا كسي كوان كےشرعي حق سےزيادہ ديا يا كسي ايسےشخص كوورثاء ميں شامل كيا جووراثت ميں وارث نہيں تھا تو وہ شخص گنہگار اور كبيرہ گناہ كا مرتكب ہے .

اور اسي طرح كسي وارث كےليے وصيت كرنا بھي جائز نہيں اس ليے كہ اس كا شرعي حق مقرر كيا جاچكا ہے اس كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

ابوامامۃ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا : بلاشبہ اللہ تعالي نے ہرحقدار كواس كا حق دےديا ہے لھذا كسي وارث كےليےوصيت نہيں كي جاسكتي . اسے امام احمد ، ابوداود اور امام ترمذي نےروايت كيا ہے ديكھيں سنن ترمذي (2046)

اور اگر شرعي طور پر ايسا ثبوت مل جائے جس كي بنا پر اولاد ميں سے كوئي ايك كافر ہو مثلا باپ كي وفات كےوقت وہ بےنماز تھا اور بالكل نماز ادا نہيں كرتا تھا تو پھر انہيں باپ كي وراثت ميں سےكچھ نہيں ملےگا اگرچہ اس نے اس كي وصيت نہ بھي كي ہوكيونكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

مسلمان كافر كا اور كافر مسلمان كا وارث نہيں . متفق عليہ .

اور رہا مسئلہ اولاد ميں سے كسي ايك كو دوسروں كےعلاوہ بغير كسي شرعي سبب كےعطيہ اور ھديہ دينا تويہ بھي حرام اور ظلم ہے ، اور اس سے بھائيوں ميں ايك دوسرے كےخلاف حسد اور بغض پيدا ہوگا ، اس كےحرام ہونے كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے جسےبخاري اور مسلم رحمہمااللہ نےروايت كيا ہے :

نعمان بن بشير رضي اللہ تعالي عنھما بيان كرتےہيں كہ ان كےوالد انہيں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےپاس لائے اور

کہنےلگے: میں نےاپنےاس بیٹےکو اپنا غلام ہبہ کیا ہے تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے:

کیا تونےاپنےسب بیٹوں کواس طرح دیا ہے ؟ توانہوں نےجواب نفي میں دیا تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے : اسے واپس لےلو .

اور مسلم کےالفاظ ہیں کہ: اللہ تعالي سےڈرو اور اپني اولاد کےمابین عدل وانصاف سےکام لو ، تو میرے والد نے وہ صدقہ واپس لےلیا .

اور ایك روایت میں نعمان رضي اللہ تعالي عنہ سے مروي ہےکہ: میرے والد مجھے نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےپاس لے کر گئے اور انہیں کہنےلگے اے اللہ کےرسول صلي اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے اتنا کچھ دیا ہے ، تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے: کیا تو نے اپنےسب بیٹوں کو نعمان جتنا مال دیا ہے ؟ تو انہوں نےکہا نہیں رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا اس پر میرے علاوہ کسي اور کوگواہ بناؤ، پھر فرمانےلگے: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ سب تیرے ساتھ حسن سلوك کرنے میں برابر ہوں ؟ وہ کہنےلگے کیوں نہیں تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو پھر اس طرح نہیں . صحیح مسلم (3159)

لیکن اگر اولاد میں سے کسي ایك کو کسي شرعي سبب کي بنا پر عطیہ اور ہبہ کیا جائے مثلا فقر یا اس پر قرض ہو یا بیماري سےعلاج کا خرچہ وغیرہ تواس میں کوئي حرج نہیں ہے .

اللہ تعالي کوہي زیادہ علم ہے ، اور اللہ تعالي ہمارے نبي محمد صلي اللہ علیہ وسلم اور ان کي آل اور صحابہ کرام پر اپني رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .